8اکتوبر 2016ء

پریس ریلیز

<u>فارن ایکسچینج ریگولیشن (ترمیمی) ایکٹ 2016ء کے نفاذ سے بینک دولت پاکستان کے اختیارات میں اضافہ</u>

فارن ایکسچینج ریگولیشن (ترمیمی) ایکٹ 2016ء کے نفاذ کے ذریعے زرمبادلہ کے کاروبار سے متعلق اسٹیٹ بینک کے ضوابطی اختیارات میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

مذکورہ ایکٹ کے ذریعے فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ (ایف ای آر اے) 1947ء میں کی جانے والی اہم تبدیلی نئے سیکشن 23K کا اضافہ ہے، جس کے تحت اسٹیٹ بینک کو اپنے دائرہ کار میں آنے والے مجاز ڈیلروں (بینک) اور ایکسچینج کمپنیوں پر زرِمبادلہ کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کی صورت میں جرمانے عائد کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ مذکورہ سیکشن کے مطابق ادارے کا ہر ڈائریکٹر، منیجر، افسر، ایجنٹ وغیرہ، ایسی صورت میں خلاف ورزی کا مرتکب تصور کیا جائے گا جب خلاف ورزی کا ارتکاب اس کے علم میں ہو، یا اس کی مرضی شامل ہو، یا اُس نے اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران مطلوبہ احتیاط نہ کی ہو۔

ماضی میں متعلقہ قانون کے نفاذ کے بعد مذکورہ ترمیم اس لیے ضروری سمجھی جا رہی تھی کہ زرمبادلہ کے کاروبار کی آزادانہ اجازت دے دی گئی تھی جس کے بعد اس میں خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا۔ لہٰذا، بینکوں کی زرِمبادلہ سرگرمیوں اور ایکسچینج کمپنیوں کے کاروبار کے موثر انضباط کے لیے اسٹیٹ بینک کو متعلقہ نفاذی اختیارات کی ضرورت تھی تاہم چونکہ مذکورہ اختیارات موجود نہ تھے چنانچہ جرمانے عائد کرنے کے لیے عدالتی کارروائی کے طویل عمل سے گزرنا پڑتا تھا۔ مزید برآں، مذکورہ ایکٹ کی کسی شق کی خلاف ورزی ہونے پر اسٹیٹ بینک کے پاس محض بینک یا ایکسچینج کمپنی کا لائسنس معطل یا منسوخ کرنے کا اختیار تھا، جو اکثر وبیشتر خلاف ورزی کے مقابلے میں زیادہ سخت اقدام ہوتا تھا۔

ایکٹ میں نئے سیکشن کے اضافے کے بعد، کسی حکم نامے سے متاثرہ شخص کو اسٹیٹ بینک کے متعلقہ ڈپٹی گورنر سے اپیل کرنے کا حق بھی تفویض کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ ایف ای آر اے 1947ء کی مختلف دفعات میں دیگر متعلقہ ترامیم کی گئی ہیں، جن کے تحت اسٹیٹ بینک کے دائرہ کار میں آنے والے اداروں کے علاوہ زرمبادلہ کے ضمن میں انفرادی خلاف ورزیوں کے مقدمات کے حوالے سے ٹربیونل اینڈ فارن ایکسچینج ایڈجوڈیکیشن کورٹ کا کردار واضح طور پر تقسیم کر دیا گیا ہے۔

****